باب۔54

غیبت

☆ لَّا يُحِبُّ اللَّـــهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَن ظُلِمَ وَكَانَ اللَّـــهُ سَمِيعًا عَلِيمًا۔

ترجمہ: اللہ بُری بات کے بیان کرنے کو پسند نہیں کرتا مگر یہ کہ وہ مظلوم ہو۔ اور اللہ تو سمیع و علیم ہے ہی۔ (سورۃ النسآء: آیت 148)

منافقوں کی عادت تھی اِدھر کی بات اُدھر لگانا، مسلمانوں کے عیوب کا پروپیگنڈا کرنا۔ دل سے جھوٹی باتیں بنانا اور مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنا، وغیرہ۔ اس آیت میں ان سب باتوں سے اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے۔ صاحبو! غیبت کرنا حرام ہے۔ غیبت کرنے سے دوست، دشمن ہو جاتے ہیں۔ یہ عادتِ بد پڑھے لکھوں میں اور عالموں میں زیادہ ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم دین کی تائید کرتے ہیں۔ یاد رکھو! اول تنہائی میں ان کو نصیحت کرو، اپنی نیت نیک رکھو، نرمی سے بولو، تب کہیں تمھارے کہنے میں اثر ہو گا۔

- اسلام کے اصول کے تحت کسی کے متعلق ناگوار (unpleasant) بات کرنے کی درجہ ذیل صورتوں میں اجازت ہے۔

(1) مظلوم: کسی پر ظلم ہوا ہو تو اس پر جو ظلم کیا گیا ہے وہ بیان کر سکتا ہے۔ جتنا ظلم ہوا اور جس بات کا ظلم ہوا ہے اتنا ہی اسے بیان کرنے کا حق ہے۔ اس پر حاشیہ آرائی کرنا، اس میں نمک مرچ لگانا درست نہیں۔ کسی کے دیگر شخصی یعنی personal حالات کی تنقید کرنا بے کار اور بے ضرورت ہے۔

(2) گواہ: گواہ کو حاکم کے سامنے صحیح حالات بیان کر دینا چاہیے۔ چاہے کسی کے موافق ہو یا مخالف۔ کسی کو فائدہ ہو یا نقصان، گواہ کا کام سچ کہنا ہے۔

(3) شادی بیاہ کے معاملات: اس موقع پر صحیح صحیح واقعات کہہ دینے چاہئیں۔ ورنہ دوسروں کا نقصان ہو گا خصوصاً عورت کا۔

Siddiqui Publications

(4) **فاسق معلن:** جو شخص علانیہ (openly) بُرا کام کرتا ہو تو اس کو بھی بیان کر سکتے ہیں۔ جب اس نے شریعت کا لحاظ نہ کیا ہو اور علی الاعلان کبیرہ گناہ کرتا ہو تو ایسے شخص کی برائی بیان کرنی چاہیے اور صرف اتنی بیان کی جائے جس کو کہ اس نے بالاعلان (publicly) کیا ہو۔ ایسے شخص کو "فاسق معلن" کہتے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ ان فاسقین کی طرف سے مشائخین اور علماء کو اکثر مختلف تقریبات کے نام پر شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ علماء اور مشائخ اور پیشوایانِ ملت ان لوگوں کے بارے میں مکمل علم بھی رکھتے ہیں اس کے باوجود یہ حضرات پلاؤ کھانے کے لیے ضرور جاتے ہیں۔ افسوس! اس پلاؤ خوری نے کیا تباہی ڈالی ہے۔ نہ دین کی عزت، نہ مذہب کی حمیت۔ ایسے فاسق معلن کے گھر دعوت میں جانا، دین کو ذلیل کرنا ہے۔ سلامتِ ایمان کے ساتھ اپنے گھر کی روکھی سوکھی کھانا، اس کے قورمہ سے بہتر ہے۔ افسوس کہ اَمْرْ بِالْمَعْرُوْفِ اور نَہِیْ عَنِ الْمُنْکَرِ یعنی اچھی بات کا حکم دینا اور بُری بات سے روکنا، مفقود ہو گیا ہے۔ انھیں امور سے جہالت بڑھتی جا رہی ہے اور دین ضعیف ہو رہا ہے۔

بعض لوگ غیبت کرتے ہیں اور روکیں تو فرماتے ہیں، میں تو ان کے منہ پر کہتا ہوں۔ دیکھو! بُری بات رُو دَر رُو یعنی face to face کہنے کو دل آزاری اور دل شکنی کہتے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں، میں تو سچ سچ کہہ رہا ہوں ---۔ ہاں جناب! بالکل سچ ---۔ آپ جو فرماتے ہیں اگر جھوٹ ہوتا تو وہ تو افترا یعنی malicious accusation ہو جاتا، تہمت ہو جاتی۔ آپ کی یہ بات سچ ہے جبھی تو "غیبت" کہلاتی ہے۔ صاحبو! بعض حضرات خود تو غیبت نہیں کرتے مگر چھیڑ کر دوسروں سے غیبت کرواتے ہیں۔ بعض خود نہیں چھیڑتے مگر کوئی دوسرا غیبت کرے تو اس کے مزے لیتے ہیں۔ انھیں باتوں سے مسلمانوں کا وفاق، نفاق سے بدل رہا ہے۔ دوستی، دشمنی سے بدل رہی ہے۔ آج کل محفلوں اور مجلسوں کی ابتدا، غیبت ہی سے ہوتی ہے۔ عورتیں، مردوں سے زیادہ اس بلا میں گرفتار ہیں۔ جہاں چار سیاہ سر ملیں اور خاوندوں کی شکایت شروع ہو گئی۔ ایک نے شکایت کی، دوسری نے روایت کی۔ خاوندوں کی ناشکر گزاری کی وجہ سے اکثر عورتیں دوزخ میں ہوں گی۔ عمر بھر ان کے ساتھ بھلائی کرو مگر جب ایک بات بھی خلاف مرضی ہوئی تو صاف کہہ دیں گی کہ میری تو ساری عمر تمھارے ساتھ تکلیف ہی میں گزری، اس گھر میں آکر میں نے بھلائی کی صورت دیکھی ہی نہیں۔ کونسا سکھ پایا؟ کونسی خوشی دیکھی؟ ---۔ غرض کہ، شکر گزاری بھی بہت کم عورتوں میں پائی جاتی ہے۔

Siddiqui Publications

{ حوالہ تفسیر صدیقی - پارہ 6 صفحہ 1، 2 اور کتابچہ ارشادات صدیقی حصہ اول صفحہ 2 تا 5 مولفہ حسرتؒ }